بھی کراہت کی شکل واضح ہے،اس لئے ایسی مسجد میں نماز پڑھنے اور پڑھانے سے احتراز ضروری ہے۔

الکوکب النووی (۱/۱۵۴۳) میں ہے کہ قبروں پر بنائی گئی مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، چاہے قبر سامنے ہو یا پیچھے یا دو جانب سے کسی ایک جانب میں۔ البتہ اگر قبر سامنے ہو تو شدید ترین کراہت ہے۔ فقہاءِ شافعیہ نے کہا قبروں پر مسجدیں بنانا اور ان میں نماز پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔(الزواجر: ۱/۱۲۱) اور فقہاءِ مالکیہ نے کہا کہ حرام ہے (تفسیر قرطبی: ۱/۳۸) ۔اور فقہاءِ حنابلہ نے کہا: ایسی مسجدوں میں نماز پڑھنا حرام بلکہ باطل ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، زاد المعاد: ۳/۲۲ اور مجموعہ فتاویٰ: ۲۷/۱۴۰،۱۴۱

☆ سوال: اگر قبر کسی وجہ سے زمین کے برابر ہو جائے، تو عذاب قبر ختم ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: بلاشبہ کتاب وسنت کی متعدد نصوص میں عذابِ قبر کا اثبات برحق ہے۔ مثلاً امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب ماجاء في عذاب القبر عنوان قائم کرکے قرآنی آیات اور احادیث سے اس مسئلہ پر فقیہانہ انداز میں استدلال کیا ہے۔ پھر شارح حافظ ابن حجرؒ نے اس پر شرح وبسط کا خوب حق ادا کیا ہے۔ عقل پرست لوگوں کے شکوک وشبہات وارد کرکے عقلی اور نقلی دلائل سے خوب ان کا محاکمہ کیا ہے جو لائق مطالعہ ہے۔اس کے ضمن میں وہ فرماتے ہیں:

"وإنما أضيف العذاب إلى القبر لكون معظمه يقع فيه ولكون الغالب على الموتى أن يقبروا، وإلا فالكافر ومن شاء الله تعذيب من العصاة يعذب بعد موته ولو لم يدفن، ولكن ذلك محجوب عن الخلق إلا من شاء الله" (فتح الباری: ۳/۲۳۳)

"یعنی عذاب کی اضافت قبر کی طرف اس لئے ہے کہ اکثر وبیشتر عذاب اسی میں ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ غالباً مردوں کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے، ورنہ کافر اور نافرمان جن کو اللہ عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اگرچہ وہ دفن نہ ہوں، عذاب سے بچ نہیں سکتے لیکن یہ سب مخلوق کی نظروں سے اوجھل ہے، اظہار وہاں ہوتا ہے جہاں اس کی مرضی ہو۔"

حقیقت یہ ہے کہ قبر کے ہموار ہونے سے عذابِ قبر میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق برزخی زندگی سے ہے۔ اگرچہ کوئی سمندر میں غرق ہو یا کسی کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا جنگلی درندے کھا پی جائیں، پھر بھی انسان قبر کے محاسبہ سے بچ نہیں سکتا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو شرح عقیدۂ طحاویہ اور التذکرۃ از امام قرطبیؒ۔

☆ سوال: کیا خطبہ جمعۃ المبارک میں سورۃ 'ق' مکمل یا اس کی کچھ آیات پڑھنا ضروری ہیں۔ کیا اس کے بغیر خطبہ جمعہ خلافِ سنت ہوگا؟ صحیح حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟ صحیح مسلم میں اُم ہشام بنت حارثہؓ سے روایت ہے يقرأها كل جمعة على المنبر إذا خطب الناس...... کہ نبی کریم